مولای صل وسلم دائما ابدا — درسِ حدیث — علی حبیبک خیر الخلق کلهم

حضرت اَقدس پیرومرشد مولانا سیّد حامد میاں صاحب ؒ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ اِنتظام ماہنامہ ''اَنوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ حضرتِ اَقدسؒ کے اِس فیض کو تاقیامت جاری ومقبول فرمائے۔ (آمین)

گناہوں سے دل سیاہ اور اِستغفار سے صاف ہوجاتا ہے
صغیرہ گناہوں سے بھی بچنا ضروری ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

آقائے نامدار ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا اَذْنَبَ کَانَتْ نُکْتَۃٌ سَوْدَاءَ فِیْ قَلْبِہٖ جب مومن سے کوئی گناہ ہوجاتا ہے تو اُسکے دل پر سیاہ نقطہ پڑ جاتا ہے فَاِنْ تَابَ وَاسْتَغْفَرَ صُقِلَ قَلْبُہٗ اِس کے بعد اگر اُس نے توبہ کرلی اور خدا سے اِستغفار کرلیا تو اُس کا دل صیقل (صاف) ہوجاتا ہے اور گناہ کا سیاہ دھبہ ہٹ جاتا ہے۔ وَاِنْ زَادَ اور اگر توبہ واِستغفار نہ کرے بلکہ گناہ کو اور بڑھادے تو زَادَتْ یہ سیاہی بھی بڑھ جاتی ہے حَتّٰی تَعْلُوَا قَلْبَہٗ یہاں تک کہ وہ سیاہی پورے دل کو گھیر لیتی ہے گویا سارے کا سارا دل زنگ آلود ہوجاتا ہے اِرشاد فرمایا فَذَالِکُمُ الرَّانُ اِسی کا نام ''ران'' ہے اَلَّذِیْ ذَکَرَ اللّٰہُ تَعَالٰی جس کو قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے کہ ﴿کَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ مَّا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ﴾ [1] یعنی اُن کے دلوں پر اُن کے برے کاموں کے باعث زنگ چڑھ گیا اُن کے قلوب اُن ہی کے کرتوتوں کی وجہ سے سیاہ پڑ گئے۔

قرآنِ کریم میں اِس آیت سے پہلے خدا تعالیٰ نے کفار کا ذکر کیا ہے کہ یہ لوگ یوم جزاء کا اِنکار کرتے ہیں ﴿اِذَا تُتْلٰی عَلَیْھِمْ اٰیَاتُنَا﴾ جب اُن پر ہماری آیتیں تلاوت کی جاتی ہیں تو کہتے ہیں

[1] مشکوۃ شریف کتاب الدعوات رقم الحدیث ۲۳۴۲

﴿اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ﴾ یہ تو پہلے لوگوں کے قصے ہیں اب اِس آیت ﴿كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ مَّا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ﴾ میں اِس طرف اِشارہ کیا کہ یہ جو یومِ جزاء کا اِنکار کرتے ہیں یا قرآنِ حکیم کو پہلے لوگوں کی کہانیاں کہہ کو جھٹلاتے ہیں اور خود کو نارِ جہنم کا مستحق بناتے ہیں یہ اِس لیے نہیں کہ اُن کی سرشت وفطرت ایسی ہے، نہیں بلکہ اُن کے اِختیاری اعمال سے اُن منکرین ومکذبین کی بُری حرکتوں اور بداعمالیوں کے باعث اُن کے قلوب پر تاریکی چھا گئی، مسلسل معاصی کے اِرتکاب اور سرکشی کے باعث اُن کے قلوب میں حق بات قبول کرنے یومِ جزاء سے ڈرنے یا خدا کی آیات اور قصے کہانیوں میں فرق کرنے کی صلاحیت ہی نہیں رہی، گناہوں کی کثرت سے اُن کے دلوں پر ظلمت چھا گئی اپنی ہی کرتوتوں کے سبب ہوش وحواس کھو بیٹھے ہیں گویا اِن ہی دُوسرے گناہوں کی عادت نے تکذیب واِنکار جیسے عظیم اور ہلاکت آمیز گناہ تک پہنچایا۔

تو اِس حدیث شریف میں یہ بتلایا گیا ہے کہ اگر کسی شخص نے گناہ کرنے کے بعد توبہ نہ کی اور برابر گناہ کرتا رہا تو رفتہ رفتہ نوبت یہاں تک پہنچ جائے گی کہ اُس کا سارا دل سیاہ ہوجائے گا وہ قبولِ حق کی جملہ صلاحیتوں سے ہاتھ دھو بیٹھے گا، مسلسل چھوٹے گناہ کرنے سے اُس کے اندر گناہ کی قوت بڑھ جائے گی اور پھر بڑے سے بڑے گناہ کرنے سے بھی اِجتناب نہیں کرے گا۔ گناہوں کی عادت انسان کو بُری طرح ہلاکت میں ڈال دیتی ہے اور یہ عادت دو طرح سے پڑتی ہے۔

ایک تو یہ کہ آدمی کسی گناہ کو زیادہ خطرناک خیال نہ کرے بلکہ معمولی سمجھ کر کرتا رہے حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ گناہ صغیرہ ہو یا کبیرہ خطرے سے خالی نہیں ہوتا، حدیث شریف میں ہے کہ جنابِ رسالت مآب ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا اِیَّاكِ وَ مُحَقَّرَاتِ الذُّنُوْبِ [1] یعنی چھوٹے چھوٹے گناہوں سے بھی بچتی رہا کرو کیونکہ خدا تعالیٰ کے ہاں چھوٹے گناہوں پر بھی مواخذہ ہوسکتا ہے اور چھوٹے چھوٹے گناہوں کا ہمیشہ کرنا آدمی کو بڑے گناہوں پر جرأت دلاتا ہے اُس میں بتدریج گناہ کی قوت بڑھتی رہتی ہے آخر کار یہ آدمی کبائر کا اِرتکاب بھی کرنے لگ جاتا ہے ویسے بھی یہ قاعدہ کلیہ ہے کہ صغیرہ گناہوں پر ہمیشگی اُس کو کبیرہ گناہ میں تبدیل کر دیتی ہے، ہاں اگر گناہ

---

[1] مشکوۃ شریف کتاب الرقاق رقم الحدیث ۵۳۵۶

کرنے کے بعد پشیمان اور نادم ہو کر توبہ واِستغفار کرے پھر عادت پڑنے کا خطرہ نہیں رہتا۔

دُوسری وجہ (گناہوں کے عادی ہو جانے کی) یہ ہے کہ آدمی سرے سے گناہ کو گناہ ہی نہ سمجھے اور یہ بہت ہی خطرناک صورت ہے۔ظاہر ہے کہ جب وہ گناہ کو گناہ ہی نہیں سمجھے گا تو کبھی بھی اُس پر پشیمان نہیں ہوگا اور توبہ واِستغفار بھی نہیں کرے گا۔آج کل یہ مرض عام ہے کوشش کی جاتی ہے کہ گناہ کے کام کو کسی طرح جائز بنایا جائے ،کہا جاتا ہے کہ ''سود'' اِتنا حرام ہے اور اِتنا حلال ہے،''شراب'' فلاں حد تک حلال اور فلاں حد تک حرام ہے، گویا حرام کو کسی نہ کسی طرح حلال قرار دینے کی ناروا کوششیں کی جاتی ہیں (العیاذ باللہ) حالانکہ دین مکمل ہو چکا ہے جو چیز جائز ہے وہ ناجائز نہیں بن سکتی اور جو کام ناجائز ہے وہ جائز نہیں ہوسکتا، جو کام حضور ﷺ کے زمانہ میں جائز تھے وہ قیامت تک جائز رہیں گے اور جن کاموں کو حضور ﷺ نے ممنوع قرار دیا وہ قیامت تک ناجائز اور ممنوع رہیں گے۔ اِرشاد ہے ﴿اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا﴾[۱] ''آج کے روز میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور میں نے تمہارے لیے اِسلام کو بطورِ دین کے پسند کیا۔''

آج بہت سی چیزیں جن کو شریعت نے حرام قرار دیا ہے جائز بتایا جاتا ہے، زمانہ وحالات کے تقاضے کی آڑ لے کر ناجائز کو جائز بتایا جا رہا ہے، اِس کا مطلب تو یہ ہوا کہ دین مکمل نہیں اِس میں ہر زمانہ میں تغیر وتبدل اور کمی بیشی ہوتی رہے گی (العیاذ باللہ) حالانکہ دینِ اسلام کی تکمیل ہو چکی ہے اِکمالِ دین واِتمامِ نعمت کے بعد نہ نئی شریعت کی ضرورت ہے اور نہ ہی نئے نبی کی حاجت، اب کسی کو یہ حق حاصل نہیں کہ خدا کے آخری نبی کی حرام کردہ چیزوں کو حلال اور حرام کردہ چیزوں کو حلال قرار دے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اِسی دینِ کامل پر زندگی اور موت نصیب فرمائے، گناہوں پر جمے رہنے کی بیماری سے ہمیشہ ہمیشہ پناہ میں رکھے، توبہ واِستغفار کی توفیق اَرزانی فرمائے اور آخرت میں آقائے نامدار ﷺ کا ساتھ نصیب فرمائے ،آمین۔ ✿✿✿ (بحوالہ ہفت روزہ خدام الدین لاہور ۲۸؍ جون ۱۹۶۸ء)

---

[۱] سُورۃ المائدۃ : ۳